معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

جنت کے اعمال

(۶)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

قَالَ حُذَيْفَةُ[1]: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ”إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ مَلَكٌ لِيَقْبِضَ نَفْسَهُ،[2] فَقَالَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟[3] فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيْلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّيْ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَأُجَازِفُهُمْ،[4] فَأُنْظِرُ الْمُوْسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسَرِ،[5] فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ“.[6]

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: تمھارے اگلوں میں سے ایک شخص کے پاس خدا کا فرشتہ آیا کہ اُس کی روح قبض کرے اور اُس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے کبھی نیکی کا کوئی کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: مجھے یاد نہیں۔ کہا گیا: غور کرو۔ اُس شخص نے کہا: اتنا ہی یاد ہے کہ میں لوگوں کو چیزیں بیچتا اور اُن کے ساتھ خرید و فرخت کا معاملہ کرتا تھا تو خوش حال لوگوں کو مہلت دیتا اور جو تنگ دست ہوتے تھے، اُن سے درگذر کر لیتا تھا۔ سو اللہ نے (اِسی

بناپر) اُس کو جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ کر دیا۔[1]

۱۔ اصل الفاظ ہیں: 'فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ'۔ اِن میں فعل فیصلۂ فعل کے معنی میں ہے۔ ہم نے ترجمہ اسی لحاظ سے کیا ہے۔ اِس طرح کی چیزیں انبیا علیہم السلام کو بالعموم رؤیا میں دکھائی جاتی ہیں اور ان سے کسی برائی سے اجتناب یا نیکی اختیار کرنے کی ترغیب مقصود ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان واسلام کے بعد بندہ اگر ظلم وعدوان اور فواحش کے ارتکاب جیسے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اِس نوعیت کی کوئی ایک نیکی اور اُس پر مداومت بھی اُس کو جنت میں لے جانے کا باعث بن سکتی ہے۔ اِس کو اللہ کی رحمت سے بعید نہیں سمجھنا چاہیے۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۲۷۴۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کو درج ذیل کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے:

مسند ابی حنیفہ، رقم ۲۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۲۴۱۶، ۲۲۵۷۹۔ مسند احمد، رقم ۲۲۷۷۲۔ سنن دارمی، رقم ۲۴۶۶۔ صحیح بخاری، رقم ۱۹۴۵، ۲۲۲۷۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۴۱۳۔ مسند بزار، رقم ۲۴۷۷، ۲۴۸۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۱۸۵، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۰۸۱، ۱۴۰۹۱۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۱۱۶۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۰۱۴۴۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۹۱۰۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اُن سے اِس کے مصادر درج ذیل ہیں:

مسند طیالسی، رقم ۲۶۲۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۱۵۷۹، ۲۲۴۱۳، ۲۲۴۱۶۔ مسند احمد، رقم ۷۳۹۷، ۸۵۳۰، ۱۶۷۳۵، ۲۲۷۷۲۔ صحیح بخاری، رقم ۱۹۴۶، ۲۲۲۷، ۳۲۴۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۹، ۲۹۳۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۲۲۴۔ مسند بزار، رقم ۲۴۸۰۔ السنن الکبریٰ، رقم ۶۰۷۴، ۶۰۷۵۔ السنن الصغریٰ، رقم ۴۶۴۱، ۴۶۴۲۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۱۸۲، ۴۱۸۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۱۵۱، ، ۵۱۵۵۔ المعجم الکبیر، رقم ۱۴۱۰۵، ۱۴۰۹۱۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۱۷۴۲۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۱۵۷۹ میں روایت کی ابتدا اِن الفاظ سے ہوئی ہے: 'كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ

قَبۡلَکُمۡ أَتَاهُ الۡمَلَكُ لِیَقۡبِضَ رُوۡحَهُ ’’تمھارے اگلوں میں سے ایک آدمی تھا۔ فرشتہ اُس کی روح قبض کرنے کے لیے اُس کے پاس آیا‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۸ میں اِس کا آغاز اِس طرح ہوا ہے: ’أُتِيَ اللّٰهُ بِعَبۡدٍ مِنۡ عِبَادِهِ، آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً‘ ’’اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں لایا گیا، جسے اللہ نے مال عطا فرمایا تھا‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۷ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: ’أَنَّ رَجُلاً مَاتَ، فَدَخَلَ الۡجَنَّةَ‘ ’’ایک شخص دنیا سے رخصت ہوا اور جنت میں داخل ہو گیا‘‘۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۹ میں روایت اِن الفاظ سے شروع ہوتی ہے: ’حُوۡسِبَ رَجُلٌ مِمَّنۡ کَانَ قَبۡلَکُمۡ‘ ’’ایک شخص کو حساب کتاب کے لیے پیش کیا گیا، جو تمھارے اگلوں میں سے تھا‘‘۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۱۷۵۹ میں یہ سوال اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: ’فَقَالَ: هَلۡ عَمِلۡتَ خَیۡرًا؟‘ ’’کیا تم نے کوئی اچھا کام کیا تھا؟‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۸ میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: ’فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلۡتَ فِي الدُّنۡیَا؟‘ ’’فرشتے نے اُس سے کہا: تم نے دنیا میں کون سا عمل کیا تھا؟‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۸ میں اِس سوال کے بعد یہ تبصرہ بھی نقل ہوا ہے: ’وَلَا یَکۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِیۡثًا‘ ’’اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے‘‘۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۱۵۷۹ میں ’کُنۡتُ أُبَایِعُ النَّاسَ وَأُجَازِفُهُمۡ‘ کے بجائے ’أَنِّيۡ کُنۡتُ رَجُلاً أُجَازِفُ النَّاسَ وَأُخَالِطُهُمۡ‘ نقل ہوا ہے، یعنی میں ایک ایسا شخص تھا جو لوگوں سے خرید و فروخت اور شراکت کے معاملات کیا کرتا تھا۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۵ میں اِس جگہ ’کُنۡتُ أُدَایِنُ النَّاسَ‘ ہے، یعنی میں لوگوں سے قرض کا معاملہ کرتا تھا۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۶ میں یہاں ’إِلَّا أَنِّيۡ کُنۡتُ رَجُلاً ذَا مَالٍ، فَکُنۡتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ‘ نقل ہوا ہے، یعنی مگر یہ کہ میں صاحب ثروت تھا، لہٰذا قرض دیتا تو مجھے لوگوں سے اُس کی واپسی کا تقاضا کرنے کی ضرورت بھی پڑتی تھی۔ ابن مسعود انصاری سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۶۷۵۳ میں ’کُنۡتُ أُبَایِعُ النَّاسَ وَأُجَازِفُهُمۡ‘ کے بعد اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ’فَکَانَ یَقُوۡلُ لِغِلۡمَانِهِ‘ ’’تو وہ اپنے ہاں کام کرنے والے لڑکوں سے کہتا تھا‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۰ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اِس جگہ ’لِغِلۡمَانِهِ‘ کے بجائے ’لِفَتَاهُ‘ منقول ہے۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۸ میں اِس مقام پر یہ اضافہ نقل ہوا ہے: ’وَکَانَ مِنۡ خُلُقِيۡ‘ ’’اور یہ میری عادت تھی‘‘۔

۵۔ فرشتوں کے سوال پر اُس شخص کا جواب کیا تھا؟ اِس میں الفاظ کا فرق بھی ہے اور راویوں نے بہت کچھ الٹ پلٹ بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۵ میں یہ جواب اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: ’أَنۡ یُنۡظِرُوا الۡمُعۡسِرَ،

وَیَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ ’’’تنگ دست لوگوں کو مہلت دیں اور جو خوش حال ہوں، اُن سے درگذر کریں‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۸ میں اِس جگہ ’فَکُنْتُ أَتَیَسَّرُ عَلَی الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ‘ کے الفاظ ہیں، یعنی ’’میں خوش حال لوگوں سے نرمی برتتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۷ ہی میں یہاں ’فَکُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ، وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّکَّةِ، أَوْ فِي النَّقْدِ‘ کے الفاظ ہیں، یعنی میں تنگ دست کو مہلت دیتا تھا اور سکوں یا نقود کے معاملے میں کسی نقص یا کمی کو بھی گوارا کرتا تھا‘‘۔ صحیح بخاری، رقم ۲۲۲۷ میں اِس جگہ ’فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ‘ نقل ہوا ہے، یعنی ’’مال داروں سے درگذر کرتا اور تنگ دست کے لیے نرمی کر دیتا تھا‘‘۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۶ میں یہاں ’فَکُنْتُ أَقْبَلُ الْمَیْسُورَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ‘ ہے، یعنی جو کچھ آسانی سے ملتا، اُسے قبول کر لیتا تھا اور جہاں مشکل ہوتی، اُس سے درگذر کرتا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت میں اِس جگہ یہ الفاظ ہیں: ’وَکُنْتُ أُدَاینُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِیَتَقَاضٰی، قُلْتُ لَهُ: خُذْ مَا تَیَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ‘ ’’میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، چنانچہ جب اپنے کسی ملازم کو وصولی کے لیے بھیجتا تو نصیحت کرتا تھا کہ جو آسانی سے ملے لے آنا، اور جہاں مشکل درپیش ہو، اُسے چھوڑ دینا‘‘۔ ملاحظہ ہو: السنن الکبریٰ، النسائی، رقم ۶۴۱۴۔

۶۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۸ میں اِس جگہ یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: ’فَقَالَ اللّٰهُ: أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي‘ ’’تو اللہ نے فرمایا: میں تم سے زیادہ مجھے زیبا ہے کہ یہی کروں۔ (پھر حکم دیا کہ) میرے اِس بندے کو معاف کر دو‘‘۔ صحیح بخاری رقم ۲۲۲۷ میں یہاں ’فَغُفِرَ لَهُ‘ کے الفاظ ہیں، یعنی پھر اُس کو بخش دیا گیا۔

صحیح بخاری، رقم ۱۹۴۶ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت اِن الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

”عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”کَانَ تَاجِرٌ یُدَاینُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَی مُعْسِرًا، قَالَ لِفِتْیَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ“۔

’’عبید اللہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اُس کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی تنگ دست سے معاملہ ہوتا تو اپنے ملازمین سے کہتا تھا: اِس سے درگذر کرو، شاید اللہ بھی ہم سے درگذر کرے۔ سو اللہ نے بھی درگذر فرمایا اور اُس کو معاف کر دیا۔‘‘

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجة. ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب.** ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**.ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح.**ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى.**ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.**ط ١. تحقيق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت).**صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com